احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

ہفتہ 6/ اکتوبر 2012ء

روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

ہفتہ 6/اکتوبر 2012ء 18 ذیقعد 1433 ہجری 6/اخاء 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 233

نماز کے ذریعہ کامیابی

خداتعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔

یقیناً وہ کامیاب ہوگیا جو پاک ہوا اور اپنے رب کے نام کا ذکر کیا اور نماز پڑھی۔ (الاعلیٰ:16,15)

ہمیشہ اس کی طرف جھکتے ہوئے (چلو) اور اس کا تقویٰ اختیار کرو اور نماز کو قائم کرو اور مشرکوں میں سے نہ ہو۔ (الروم:32)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت مسیح موعود قرآن کریم کی بعض آیات کے حوالہ سے فرماتے ہیں۔

اے لوگو! تم اس خدائے واحد لاشریک کی پرستش کرو جس نے تم کو اور تمہارے باپ دادوں کو پیدا کیا چاہئے کہ تم اس قادر توانا سے ڈرو جس نے زمین کو تمہارے لئے بچھونا اور آسمان کو تمہارے لئے چھت بنایا اور آسمان سے پانی اتار کر طرح طرح کے رزق تمہارے لئے پھلوں میں سے پیدا کئے۔ سو تم دیدہ دانستہ انہیں چیزوں کو خدا کا شریک مت ٹھہراؤ جو تمہارے فائدہ کے لئے بنائی گئی ہیں۔ خدا ایک ہے جس کا کوئی شریک نہیں وہی آسمان میں خدا ہے اور وہی زمین میں خدا۔ وہی اول ہے اور وہی آخر۔ وہی ظاہر ہے وہی باطن۔ آنکھیں اس کی کنہ دریافت کرنے سے عاجز ہیں اور اس کو آنکھوں کی کنہ معلوم ہے وہ سب کا خالق ہے اور کوئی چیز اس کی مانند نہیں اور اس کے خالق ہونے پر یہ دلیل واضح ہے کہ ہر یک چیز کو ایک اندازۂ مقرری میں محصور اور محدود پیدا کیا ہے جس سے وجود اس ایک حاصر اور محدد کا ثابت ہوتا ہے اس کے لئے تمام محامد ثابت ہیں اور دنیا و آخرت میں وہی منعم حقیقی ہے اور اسی کے ہاتھ میں ہر یک حکم ہے اور وہی تمام چیزوں کا مرجع و مآب ہے۔ خدا ہر یک گناہ کو بخش دے گا جس کے لئے چاہے گا۔ پر شرک کو ہرگز نہیں بخشے گا۔ سو جو شخص خدا کی ملاقات کا طالب ہے اسے لازم ہے کہ ایسا عمل اختیار کرے جس میں کسی نوع کا فساد نہ ہو اور کسی چیز کو خدا کی بندگی میں شریک نہ کرے۔ تو خدا کے ساتھ کسی دوسری چیز کو ہرگز شریک مت ٹھہراؤ خدا کا شریک ٹھہرانا سخت ظلم ہے۔ تُو بجز خدا کے کسی اور سے مرادیں مت مانگ سب ہلاک ہو جائیں گے ایک اُسی کی ذات باقی رہ جاوے گی۔ اسی کے ہاتھ میں حکم ہے اور وہی تمہارا مرجع ہے۔

(براہین احمدیہ۔ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 520)

یہ جو قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ میں شرک نہیں بخشوں گا۔ اس کا مفہوم نادانوں نے اتنا ہی سمجھ لیا ہے کہ اس سے بت پرستی مراد ہے۔ نہیں اتنی ہی بات نہیں بلکہ اس سے وہ سب محبوب مراد ہیں جو انسان اپنے لئے بنا لیتا ہے ایسے لوگ دیکھے گئے ہیں کہ جب انہیں ذرا بھی تکلیف یا مصیبت پہنچے یا کوئی اولاد مر جاوے تو فوراً خداتعالیٰ سے تعلق توڑ بیٹھتے ہیں اور شکوہ اور شکایت کرنے لگتے ہیں۔ یہ سخت مشرک اور اپنی جان پر ظلم کرنے والے ہیں۔ پس تم ایسے مت بنو اور اس قسم کے خیالات کو دل سے نکال دو اور اس کی ترکیب یہی ہے کہ نہایت خشوع اور خضوع کے ساتھ اپنی نمازوں میں دعائیں کرو اور اس کی توفیق چاہو۔ (ملفوظات جلد پنجم ص 97)

یاد رکھو۔ شرک کی کئی قسمیں ہوتی ہیں۔ ان میں سے ایک شرک جلی کہلاتا ہے دوسرا شرک خفی۔ شرک جلی کی مثال تو عام طور پر یہی ہے۔ جیسے یہ بت پرست لوگ بتوں، درختوں یا اور اشیاء کو معبود سمجھتے ہیں۔ اور شرک خفی یہ ہے کہ انسان کسی شئی کی تعظیم اسی طرح کرے جس طرح اللہ تعالیٰ کی کرتا ہے۔ یا کرنی چاہئے۔ یا کسی شئی سے اللہ تعالیٰ کی طرح محبت کرے۔ یا اس سے خوف کرے یا اس پر توکل کرے۔

(ملفوظات جلد چہارم ص 448)

الفضل کا صد سالہ نمبر

روزنامہ الفضل کی صد سالہ تقریبات کے حوالہ سے علماء سلسلہ اور محققین کو معین عناوین پر مضامین لکھنے کی درخواست کی گئی ہے۔ ان سب احباب کو بذریعہ خطوط یاددہانی بھی کروائی جارہی ہے۔ الفضل کے ذریعہ سے بھی درخواست ہے کہ مقررہ وقت سے قبل اپنا مضمون مکمل فرمالیں تاکہ اشاعت میں کسی طرح کی تاخیر نہ ہو۔ نیز ان سے اپنی ایک ایک تازہ تصویر بھجوانے کی بھی درخواست ہے۔

احباب جماعت کے پاس الفضل کے حوالہ سے کسی قسم کی تصویر ہو تو وہ بھی عنایت فرمائیں۔ استعمال کے بعد واپس کردی جائیں گی۔

مثلاً الفضل سے متعلقہ خلفاء سلسلہ کی تصاویر، دفتر الفضل، مدیران، مینیجرز، بزرگ مضمون نگار، الفضل کے دفتری کارکن، الفضل کی کوئی تقریب۔ اسی حوالہ سے کوئی تاریخی یادگار واقعہ ہو تو وہ بھی رقم فرمائیں۔

عام احباب جماعت کو بھی ''میری زندگی میں الفضل کا کردار'' کے عنوان سے نوٹ لکھنے کی دعوت دی گئی ہے۔ کئی احباب و خواتین کے مضامین آچکے ہیں۔ ہم ان کے شکرگزار ہیں اور مضامین محفوظ کرلئے گئے ہیں۔ دیگر احباب کو بھی یاددہانی کروائی جارہی ہے۔ نیز سب احباب جماعت سے خصوصی دعا کی بھی درخواست ہے۔

(ایڈیٹر روزنامہ الفضل)

دارالضیافت میں قربانی

بیرون ربوہ نیز بیرون پاکستان سے ایسے احباب جو جماعتی نظام کے تحت عیدالاضحی کے موقع پر مرکز سلسلہ میں قربانی کروانے کے خواہشمند ہوں وہ اپنی رقم بالتفصیل ذیل جلد از جلد خاکسار کو بھجوا دیں۔

1۔ قربانی بکرا -/12000 روپے

2۔ قربانی حصہ گائے -/6,000 روپے

(نائب ناظر ضیافت، دارالضیافت ربوہ)

رپورٹ: مکرم حافظ احسان سکندر صاحب مربی سلسلہ

جماعت احمدیہ بیلجیئم کا 20واں جلسہ سالانہ

جماعت احمدیہ بیلجیئم کو امسال اپنا بیسواں جلسہ سالانہ مورخہ 6 جولائی تا 8 جولائی 2012ء برسلز مشن ہاؤس میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت مکرم عبدالمومن طاہر صاحب انچارج عربک ڈیسک لندن کو خاص طور پر عرب نومبائعین کے لئے بھجوایا اور ہماری درخواست پر مکرم شاہد محمود کاہلوں صاحب مربی سلسلہ ناروے کو اس جلسہ میں مقرر کی حیثیت سے شرکت کی اجازت مرحمت فرمائی۔ جلسہ کے موقع پر مختلف سٹالز بھی لگائے گئے جس میں بکسٹال اشیائے خورونوش کا سٹال شامل ہے۔ اسی طرح تصویری نمائش کا بھی انعقاد کیا گیا۔

معائنہ جلسہ

جلسہ کے پہلے روز جمعہ سے قبل 12 بجے دوپہر مکرم حامد محمود شاہ صاحب، امیر جماعت بیلجیئم نے جلسہ انتظامیہ کے ہمراہ جلسہ سالانہ کی مختلف ڈیوٹیوں کا معائنہ کیا۔ بعد دوپہر مکرم امیر صاحب نے برکات خلافت کے موضوع پر تقریر کی۔ بعد ازاں مکرم منور احمد بھٹی صاحب صدر مجلس انصار اللہ بیلجیئم نے ''توحید باری تعالیٰ (مختلف مذاہب کا تصور)'' کے موضوع پر تقریر کی۔ اس کے بعد سیشن کی آخری تقریر ذکر حبیب کے موضوع پر تھی جو کہ مکرم میاں اعجاز احمد صاحب جنرل سیکرٹری جماعت بیلجیئم نے کی۔ اس کے بعد اُردو میں سوال وجواب کی مجلس ہوئی۔ اِس مجلس میں متعدد غیر از جماعت احباب بھی شامل تھے۔

دوسرا دن

جلسہ سالانہ کے دوسرے دن کا آغاز حسب روایت صبح نماز تہجد سے ہوا۔ پھر نماز فجر ادا کی گئی اور نماز فجر کے بعد درس قرآن کریم ہوا جو کہ مکرم شاہد محمود کاہلوں صاحب نے دیا۔

دوسرے دن کے پہلے اجلاس کی کارروائی مکرم شاہد محمود کاہلوں صاحب مربی سلسلہ ناروے کی صدارت میں ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم انور حسین صاحب نے رفقاء حضرت مسیح موعود کا جذبہ دعوت الی اللہ کے موضوع پر تقریر کی۔

مکرم چوہدری طاہر احمد گل صاحب نے تحریکات خلفاء احمدیت اور ان کے ثمرات کے موضوع پر تقریر کی۔ وقفہ کے بعد دوسرے اجلاس کی کارروائی مکرم عبدالمومن طاہر صاحب کی صدارت میں ہوئی۔ جس میں تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم ڈاکٹر ادریس احمد صاحب نے تربیت اولاد اور والدین کی ذمہ داریاں کے موضوع پر تقریر کی۔

اس کے بعد ایک احمدی نومبائع عرب دوست مکرم ونی صاحب نے حضرت مسیح موعود کا نعتیہ قصیدہ پڑھا اور پھر خاکسار حافظ احسان سکندر مربی سلسلہ بیلجیئم نے جماعت احمدیہ کا مغربی معاشرہ میں کردار کے موضوع پر تقریر کی جو کہ اردو اور فرنچ زبان میں تھی۔ بعد ازاں ایک دعوت الی اللہ نشست غیر از جماعت بیلجیئم احباب کے ساتھ ہوئی۔ جس میں ہمارے نومبائعین اور دوسرے غیر از جماعت احباب بھی شامل تھے اور ہمارے مربیان کرام نے اُن کے سوالوں کے جوابات دیئے۔ جن کا رواں ترجمہ تین لوکل زبانوں میں پیش کیا گیا۔

تیسرا دن

جلسہ سالانہ کے تیسرے دن کا آغاز حسب روایت صبح نماز تہجد سے ہوا۔ پھر نماز فجر ادا کی گئی اور نماز فجر کے بعد مکرم محمد حمید کوثر صاحب پرنسپل جامعہ قادیان نے درس قرآن دیا۔ بعد ازاں پہلے اجلاس کی کارروائی مکرم محمد حمید کوثر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان کی صدارت میں ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم منیر احمد بھٹی صاحب نے جماعت احمدیہ میں نومبائعین کے قبولیت احمدیت کے ایمان افروز واقعات کے موضوع پر تقریر کی۔ اس کے بعد مکرم عبدالمومن طاہر صاحب نے تقریر کی جس کا موضوع سیرت حضرت مسیح موعود دعوت الی اللہ کے آئینہ میں تھا اور جو اردو اور عربی زبان میں کی گئی۔

خصوصی دعوتی اجلاس

ساڑھے بارہ بجے غیر از جماعت عرب مہمانوں اور نومبائعین عرب دوستوں کے ساتھ دعوتی نشست مکرم عبدالمومن طاہر صاحب مکرم محمد حمید کوثر صاحب پرنسپل جامعہ قادیان اور مکرم احمد عودہ صاحب آف ہالینڈ کے ساتھ ہوئی۔ عرب دوستوں کے علاوہ احباب جماعت بھی کثیر تعداد میں شامل ہوئے۔ سب مہمان اور نومبائعین جوابات سے بہت متاثر ہوئے۔

اختتامی اجلاس

اختتامی اجلاس میں تلاوت ونظم کے بعد ہمارے معزز مہمان میئر دلبیک نے خطاب کیا جس میں آپ نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ جب بھی مَیں یہاں آتا ہوں مجھے بہت خوشی ہوتی ہے۔ مَیں ہمیشہ آپ کو امن پسند جماعت کے طور پر دیکھتا ہوں اور مَیں ہر لمحہ اِس جماعت کی خدمت کرنے کو تیار رہتا ہوں۔ اُس کے بعد محمد اسماعیل فاروق صاحب صدر خدام الاحمدیہ نے فلامش زبان میں تقریر کی۔ مکرم شاہد محمود کاہلوں صاحب مربی سلسلہ ناروے نے بیت الذکر کی اہمیت اور انفاق فی سبیل اللہ کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے بیت الذکر کی اہمیت اور مالی قربانی کے واقعات بیان کر کے افراد جماعت کی توجہ اس طرف مبذول کروائی۔ جس کے بعد عرب نومبائعین نے گروپ کی صورت میں حضرت اقدس مسیح موعود کا قصیدہ پڑھا۔ جسے احباب نے بہت سراہا۔

اختتامی تقریر میں مکرم امیر صاحب بیلجیئم نے بیت الذکر کے لئے مالی قربانیوں کی تلقین کی۔ آخر پر آپ نے دعا کروائی جس کے ساتھ یہ جلسہ اپنے اختتام کو پہنچا۔

الحمدللہ اس جلسہ میں تقریباً 1251 افراد نے شرکت کی جس میں 50 کے قریب نومبائعین تھے اور سات ممالک کی نمائندگی تھی۔

(الفضل انٹرنیشنل 27 جولائی 2012ء)

نعمتوں کا شکر

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ ایک دن نبی کریم ﷺ ایک ایسی گھڑی میں باہر نکلے جس میں آپؐ (عموماً) نہیں نکلا کرتے تھے اور نہ ہی اس میں کوئی آپؐ سے ملنے آتا، پھر حضرت ابوبکرؓ آپؐ کے پاس آن پہنچے۔ آپؐ نے فرمایا اے ابوبکرؓ! کیسے آنا ہوا؟ انہوں نے عرض کی میں نکلا ہوں تا کہ رسول اللہ ﷺ سے ملوں، آپؐ کے چہرے کا دیدار کروں اور آپؐ کو سلام کروں۔ کچھ دیر بعد حضرت عمرؓ آ گئے۔ آپؐ نے فرمایا اے عمرؓ! کیسے آنا ہوا؟ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! بھوک لے آئی ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں بھی کچھ ایسا ہی پا رہا ہوں۔ پھر وہ (تینوں) حضرت ابوھیثم بن تیہان انصاریؓ کے گھر گئے۔ جن کے بکثرت کھجور کے درخت اور بکریاں تھیں ان کے پاس کوئی خادم نہ تھا مگر ان کو (گھر میں) نہ پایا۔ اس پر انہوں نے ان کی بیوی سے پوچھا کہ تمہارا خاوند کہاں ہے؟ اس نے عرض کی وہ میٹھا پانی لینے کے لئے گئے ہیں۔ ابھی تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ ابوھیثمؓ ایک بھرا ہوا مشکیزہ بمشکل اٹھائے ہوئے آئے۔ انہوں نے اسے نیچے رکھا اور نبی کریم ﷺ سے چمٹ گئے اور عرض کرنے لگے کہ میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہوں۔ پھر وہ انہیں ساتھ لے کر اپنے باغ کی طرف چل پڑے۔ (وہاں) ان کے لئے فرش بچھایا اور کھجور کے ایک درخت کی طرف گئے اور کھجور کا خوشہ لائے اور پیش کیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم چن کر صرف پکی ہوئی تازہ کھجوریں کیوں نہیں لائے؟ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! میں نے چاہا کہ آپؐ پکی ہوئی اور گدری کھجوروں میں سے جو چاہیں لے لیں۔ پس آپؐ نے کھجوریں تناول فرمائیں اور اس پانی میں سے کچھ نوش فرمایا۔ پھر نبی ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے ہاتھوں میں میری جان ہے یہ ان نعمتوں میں سے ہے جن کے بارے میں قیامت کے دن تم سے پوچھا جائے گا۔ ٹھنڈا سایہ، تازہ پکی ہوئی عمدہ کھجور اور ٹھنڈا پانی۔ پھر ابوھیثمؓ ان کے لئے کھانا تیار کرنے کے لئے جانے لگے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہمارے لئے دودھ دینے والا جانور ذبح نہ کرنا تو انہوں نے بکری کا بچہ ذبح کیا اور پھر وہ (پکا کر) انہیں پیش کیا۔ انہوں نے کھانا تناول فرمایا۔ پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا کیا تمہارے پاس کوئی خادم ہے؟ انہوں نے عرض کیا: نہیں۔ فرمایا جب ہمارے پاس قیدی آئیں تو ہمارے پاس آنا۔ جب نبی ﷺ کے پاس دو غلام لائے گئے۔ ان کے ساتھ تیسرا نہ تھا۔ ابوھیثمؓ حاضر ہوئے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ان دونوں میں سے ایک چن لو۔ انہوں نے عرض کی اے اللہ کے نبی! آپؐ میرے لئے پسند فرمائیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس سے مشورہ لیا جائے وہ امین ہوتا ہے، یہ لے لو کیونکہ اسے میں نے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔ اس کے ساتھ نیک سلوک کرنا۔ ابوھیثمؓ اپنی بیوی کے پاس گئے اور رسول اللہ ﷺ کی ساری بات بیان کی۔ ان کی بیوی نے کہا جو نبی کریم ﷺ نے اس کے متعلق فرمایا ہے تم پوری طرح اس کا حق ادا نہیں کر سکو گے سوائے اس کے کہ تم اسے آزاد کر دو۔ انہوں نے کہا پس وہ آزاد ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے کوئی نبی یا خلیفہ نہیں بھیجا مگر اس کے دو راز دان ہوتے ہیں ایک راز دان اسے نیکی کا مشورہ دیتا ہے اور اسے برائی سے روکتا ہے اور دوسرا راز دان اسے ناکام کرنے میں کوئی کوتاہی نہیں کرتا اور جو بُرے راز دان سے بچایا گیا وہی محفوظ رہا۔

(شمائل الترمذی)

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

مکرم مرزا خلیل احمد قمر صاحب

کتابت کی غلطی کی درستگی

سیالکوٹ کے مشہور پادری کا نام "بٹلر" کی بجائے "ٹیلر" تھا BUTTLER-TAYLOR

حضرت مسیح موعود دعویٰ سے قبل 1864ء تا 1868ء سیالکوٹ کچہری میں ملازمت کے سلسلہ میں رہائش پذیر رہے وہاں آپ کے حضرت حکیم میر حسام الدین صاحب، سید میر حسن صاحب شمس العلماء (جو علامہ اقبال کے استاد تھے علامہ کے والد میاں نور محمد صاحب عرف نتھو ٹوپیاں والا اور لالہ بھیم سین وغیرہ سے تعلقات رہے۔ اولیں مورخ احمدیت حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب نے حضرت مسیح موعود کی وفات کے بعد سید میر حسن صاحب کو آپ کے بارے میں اپنے تاثرات بھجوانے کیلئے تحریر کیا۔ جس کے جواب میں سید میر حسن صاحب نے تفصیلی بیان تحریر کر کے بھجوایا۔ جو حیات النبی کے صفحہ نمبر 59 تا 62 تاریخ اشاعت 7-اکتوبر 1915ء پر ہے اس بیان میں ایک "پادری بٹلر" کا بھی درج ذیل ذکر موجود ہے۔

"مرزا صاحب کو اس زمانہ (1868-1864) میں مذہبی مباحثہ کا بہت شوق تھا پادری صاحبوں سے اکثر مباحثہ رہتا تھا۔ ایک دفعہ پادری الائشہ صاحب سے جو دیسی عیسائی پادری تھے اور حاجی پورہ سے جانب جنوب کی کوٹھیوں میں ایک کوٹھی میں رہا کرتے تھے مباحثہ ہوا۔ پادری صاحب نے کہا کہ عیسوی مذہب قبول کرنے کے بغیر نجات نہیں ہوسکتی۔ مرزا صاحب نے فرمایا نجات کی تعریف کیا ہے؟ اور نجات سے آپ کیا مراد رکھتے ہیں مفصل بیان کیجئے پادری صاحب نے کچھ مفصل تقریر نہ کی اور مباحثہ ختم کر بیٹھے اور کہا میں اس قسم کی منطق نہیں پڑھا۔

پادری "بٹلر" صاحب ایم اے سے جو بڑے فاضل محقق تھے مرزا صاحب کا مباحثہ بہت دفعہ ہوا یہ صاحب موضع گوہد پور کے قریب رہتے تھے ایک دفعہ پادری صاحب فرماتے تھے کہ مسیح کو بے باپ پیدا کرنے میں یہ سر تھا کہ وہ کنواری مریم کے بطن سے پیدا ہوئے اور آدم کی شرکت سے جو گنہگار تھا بری رہے۔ مرزا صاحب نے فرمایا کہ مریم بھی تو آدم کی نسل سے ہے پھر آدم کی شرکت سے بریت کیسے؟ اور علاوہ ازیں عورت ہی نے تو آدم کو ترغیب دی۔ جس سے آدم نے درخت ممنوع کا پھل کھایا اور گنہگار رہوا۔ پس چاہیے تھا کہ مسیح عورت کی شرکت سے بھی بری رہتے اس پر پادری صاحب خاموش ہو گئے۔

پادری "بٹلر" صاحب مرزا صاحب کی بہت عزت کرتے تھے اور بڑے ادب سے ان سے گفتگو کیا کرتے تھے پادری صاحب کو مرزا صاحب سے بہت محبت تھی۔ چنانچہ پادری صاحب ولایت جانے لگے تو مرزا صاحب کی ملاقات کے لئے کچہری میں تشریف لائے۔ ڈپٹی کمشنر صاحب نے پادری صاحب سے تشریف آوری کا سبب پوچھا تو پادری صاحب نے جواب دیا کہ میں مرزا صاحب سے ملاقات کرنے کو آیا ہوں چونکہ میں وطن جانے والا ہوں اس لئے ان سے آخری ملاقات کروں گا چنانچہ جہاں مرزا صاحب بیٹھے تھے وہیں چلے گئے اور فرش پر بیٹھے رہے اور ملاقات کر کے چلے گئے۔"

اسی بیان کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے اپنی کتاب سیرت مسیح موعود کے صفحہ 11 اشاعت نومبر 1916ء میں دیا ہے۔

بعد میں جب حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے سیرت المہدی کی ترتیب کا آغاز فرمایا تو آپ نے دوبارہ سید میر حسن صاحب کو حضرت مسیح موعود کے بارے میں اپنے تاثرات بھجوانے کے بارے میں لکھا یہ روایت سیرت المہدی جلد اول کے صفحہ 145-158 درج فرمائی

سید میر حسن صاحب نے شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب والی روایت درج کتاب کرنے کی اجازت دی اور مزید تاثرات بھی تحریر کر کے بھجوائے جو سیرۃ المہدی جلد اول ص 270 تا 272 درج ہیں مگر اس روایت میں "پادری بٹلر صاحب" کا ذکر موجود نہیں ہے۔ تاریخ اشاعت 10 دسمبر 1923ء ہے۔

مجدد اعظم جلد اول مصنفہ: ڈاکٹر بشارت احمد کے صفحہ 42-47 پر یہی روایت درج کی گئی ہے اور اس کی اشاعت دسمبر 1939ء ہے۔

تاریخ احمدیت جلد اول از مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے بھی صفحہ 95 تا 100 پر یہی بیان درج کیا ہے۔ حیات طیبہ از مولانا شیخ عبدالقادر صاحب سابق سوداگرمل نے صفحہ 22 تا 26 پر یہی بیان موجود ہے۔

خاکسار نے اس سلسلہ میں سکاچ مشن سیالکوٹ کے بارے میں کتب کی ورق گردانی کی اور مشن کی رپوٹوں کا بھی جائزہ لیا اور ہندوستان میں 1864ء تا 1868ء کے دور میں عیسائی مشنریوں کے ناموں میں پادری "بٹلر" کا نام تلاش کیا جس حد تک خاکسار کی بساط تھی پادری "بٹلر" کے نام کی تلاش جاری رکھی مگر پادری "بٹلر" نام کے کسی پادری کا سراغ نہ ملا۔

حضرت مسیح موعود 1864ء تا 1868ء کے عرصہ کے دوران بغرض ملازمت سیالکوٹ میں قیام پذیر رہے اس عرصہ کے دوران پادری "بٹلر" سے ملتا جلتا نام پادری جان "ٹیلر" کا ملتا ہے اور عیسائیوں کی مشنری سرگرمیوں کے بارہ میں درج ہے کہ رابرٹ پیٹرسن اور جان "ٹیلر" 18 مارچ 1860ء کو سیالکوٹ پہنچے اور دوبارہ سکاچ مشن کا آغاز کیا ہنٹر میموریل چرچ کی بنیاد رکھی ایک یتیم خانہ اور پرائمری سکول کھولا سکاچ مشن نے امریکن مشن کی عمارت خرید کر اپنا سکول جاری کیا فروری 1867ء میں پادری جان "ٹیلر" بیماری کی وجہ سے واپس سکاٹ لینڈ چلا گیا بعد میں پیٹرسن بھی 1869ء میں خرابی صحت کی بنا پر واپس سکاٹ لینڈ چلا گیا۔ اور ٹیلر کئی ماہ بیمار رہنے کے بعد مارچ 1868ء میں بعمر 30 سال انتقال کر گئے۔

اس عرصہ کے دوران کی تمام رپورٹ مضامین اور کتب میں "بٹلر" نام کی بجائے پادری "ٹیلر" کا نام ہی ملتا ہے۔

1- <u>حیات احمد جلد اول نمبر 3</u>

یعنی حضرت مسیح موعود کے سوانح حیات از حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی میں حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب نے مذکورہ کتاب "حیات النبی" جس کے دو نمبر شائع ہو چکے تھے۔ اس کتاب کو "حیات احمد" کا نام دے کر جلد اول نمبر 3 سے شروع فرمایا۔ اسی جلد اول نمبر 3 میں آپ نے "سیالکوٹ کے ولایتی پادری ٹیلر" کا ذکر کیا ہے۔

"آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموس کے تحفظ اور الزامات کے دفاع کے لئے قلم ہاتھ میں لیا۔ یہ سلسلہ قادیان ہی میں آکر شروع نہیں ہوا۔ بلکہ جن ایام میں آپ سیالکوٹ میں رہتے تھے اس وقت بھی پادریوں سے مباحثات ہوتے رہتے تھے چنانچہ جلد اول میں سیالکوٹ کے ولائتی پادری ٹیلر اور الیشع سے مباحثات کا ذکر کر چکا ہوں اور عیسائی مذہب کی چھان بین کے متعلق مسیح موعود کے اس واقعہ کا ذکر جلد اول میں کیا ہے۔" (صفحہ 39-38)

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب نے حیات احمد جلد اول نمبر 3 میں سیالکوٹ کے ولائتی پادری ٹیلر کا نام لکھ کر تصریح کرنا بتاتا ہے کہ آپ کے نزدیک سیالکوٹ کے اس پادری کا نام ٹیلر ہی تھا اور کسی جگہ اس پادری کا نام "بٹلر" لکھا گیا ہے تو وہ محض کاتب کی غلطی معلوم ہوتا ہے۔

2- <u>حضرت مسیح موعود کے مختصر حالات از میاں معراج الدین عمر صاحب</u> :- 12- اپریل 1906ء

میاں معراج الدین عمر صاحب نے براہین احمدیہ کے پہلے چار حصوں کی نہایت خوبصورت طباعت کی جس کے آغاز میں حضرت مسیح موعود کے مختصر حالات زندگی تحریر فرمائے۔ ان حالات میں میاں صاحب نے بغیر نام لئے ایک پادری کے ساتھ حضرت مسیح موعود کی ملاقات اور مباحثات کا درج ذیل الفاظ میں ذکر فرمایا:-

سیالکوٹ سکاچ مشن کے ایک پادری صاحب جو بڑے جہاندیدہ اور فاضل تھے اور اپنے لوگوں میں بڑے معزز ممتاز شمار ہوتے تھے ایک دفعہ اتفاق سے کہیں ان کی ملاقات ہوگئی۔ اثنائے ملاقات میں بہت کچھ مذہبی گفتگو ہوتی رہی۔ آپ کی تقریر اور دلائل نے پادری صاحب کے دل میں ایسا گھر کرلیا کہ ان کے دل میں آپ کی باتیں سننے کا بہت شوق جم گیا۔ اسی شوق میں اکثر ہوتا کہ دفتر سے رخصت کے وقت پادری صاحب آپ کے دفتر میں جاتے اور پھر آپ سے باتیں کرتے کرتے آپ کے فرودگاہ تک پہنچ جاتے اور بڑی خوشی کے ساتھ اسی چھوٹے سے مکان میں جو عیسائیوں کے خوش منظر اور پرتکلف مساکن کے مقابلہ میں ایک جھونپڑا تھا بیٹھے رہتے اور بڑی توجہ اور محویت اور ایک قسم کی عقیدت سے باتیں سنا کرتے اور اپنی طرز معاشرت کے تکلفات کو بھی اس جگہ بھول جاتے۔ بعض تنگ ظرف عیسائیوں نے پادری صاحب کو اس سے روکا اور کہا کہ اس میں آپ کی اور مشن کی خفت ہے آپ وہاں نہ جایا کریں۔ لیکن پادری صاحب نے بڑے حلم اور لطف سے جواب دیا کہ یہ ایک عظیم الشان آدمی ہے کہ اپنی نظیر نہیں رکھتا۔ تم اس کو نہیں سمجھتے اور میں خوب سمجھتا ہوں۔ (صفحہ 66)

3- <u>تاریخ سیالکوٹ</u>:- (از اشفاق نیاز ناشر: نیاز اکیڈمی سیالکوٹ)

چرچ آف سکاٹ لینڈ سیالکوٹ چرچ کونسل

"ٹیلر" پڑھا جائے

حضرت مسیح موعود کے زمانہ قیام سیالکوٹ میں جس پادری کے حضور سے روابط کا ذکر ملتا ہے اس کا نام "بٹلر" نہیں بلکہ تحقیق سے پتہ چلا ہے کہ اس کا نام "ٹیلر" تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے احباب کو مطلع کیا جاتا ہے کہ جہاں جہاں جماعتی لٹریچر میں اس پادری کا ذکر ملتا ہے اس کو ٹیلر پڑھا جائے اور مطبوعہ لٹریچر کے حاشیہ میں اس کی درستی بھی کر دی جائے۔ (ناظر اشاعت ربوہ)

''وہ (ہنٹر صاحب) اپنے خاندان کے ہمراہ چھاؤنی میں ہولی ٹرینٹی چرچ میں رہائش پذیر تھا۔ ان کی شہادت کے بعد 1860ء میں پادری ''جان ٹیلر'' چرچ آف سکاٹ لینڈ دوسرے مشنری کے طور پر سیالکوٹ میں آئے اور 1861ء میں اسی شہید کی یاد میں 1864ء میں ہنٹر میموریل چرچ کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ تیسرا نامور مشنری رابرٹ پیٹر سن تھا جو 1885ء میں آیا اور سیالکوٹ کنونیشن کے شروع کرنے میں جان ہائیڈ اور ''جان ٹیلر'' کے ساتھ شریک رہا۔'' (صفحہ 774)

4- تاریخ کلیسائے پاکستان: از ایس کے داس ناشر جے ایس۔ پبلیکیشنز بیسمنٹ لودھی آرکیڈ 42-فیروز پور روڈ لاہور

پاکستان اس کام کی تکمیل کرنے والا ''پادری جان ٹیلر REV JOHN TYLOR'' وہ خود چرچ آف سکاٹ لینڈ کا مشنری بن کر 1860ء میں سیالکوٹ ہنٹر کی جگہ آیا تھا۔ (صفحہ 112)

1860ء میں پادری ''جان ٹیلر'' چرچ آف سکاٹ لینڈ دوسرے مشنری کے طور پر آئے اور 1861 میں اسی شہید کی یاد میں 1864ء میں ہنٹر میموریل چرچ کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ تیسرا نامور مشنری رابرٹ پیٹرسن تھا جو 1885ء میں آیا اور سیالکوٹ کنونیشن کے شروع کرنے میں جان ہائیڈ اور ''جان ٹیلر'' کے ساتھ شریک رہا۔

(صفحہ 166)

5- تاریخ کلیسائے پاکستان:۔ از پادری اسلم برکت ایم اے ایم ڈیو کلارک آباد ملنے کا پتہ: لاہور ڈیواسین بک شاپ (پی۔آر۔بی۔ایس) انار کلی لاہور۔

1860ء میں دو نئے مشنری جوڑے سیالکوٹ آئے ان کے نام ''پادری جان ٹیلر'' اور پادری رابرٹ پیٹرسن تھے یہ دونوں مشنری 18 مارچ 1860ء کو سیالکوٹ پہنچے دونوں نے آتے ہی بڑی لگن اور محنت میں لگ گئے۔ (صفحہ 122)

پادری پیٹرسن شخصی بشارت میں دلچسپی لیتے تھے جبکہ ''پادری جان ٹیلر'' سکول کے ضمن میں سیالکوٹ میں رہے......

1866ء تک مشن کے دو مراکز بن گئے گجرات اور سیالکوٹ۔ سیالکوٹ ''پادری ٹیلر'' کے ماتحت اور گجرات کا مرکز پادری رابرٹ پیٹرسن کے تحت تھا۔ (صفحہ 124)

6- اقبال کی ابتدائی زندگی:۔ از: پروفیسر ڈاکٹر سلطان محمود حسین۔ ناشر: اقبال اکادمی پاکستان لاہور۔

''جان ٹیلر'' تعلیمی قابلیت ایم اے تھی۔ سیالکوٹ میں سکاچ مشن قائم کرنے کے سلسلے میں ان کی کوششوں کو بڑا دخل حاصل ہے۔ ان کے ابتدائی حالات دستیاب نہیں ہوسکے۔

''جان ٹیلر'' دوسرے مشنری رابرٹ پیٹرسن کے ہمراہ جنوری 1860ء میں ممبئی پہنچے پھر بحری جہاز سے کراچی آئے۔ کراچی سے دریائے سندھ سے کشتی کے ذریعے 10 مارچ کو ملتان پہنچے ملتان میں ایک شب قیام کرنے کے بعد 16 مارچ بروز جمعہ کو لاہور پہنچے یہاں چند گھنٹے آرام کرنے کے بعد عازم سیالکوٹ ہوئے۔ 18 مارچ کو سیالکوٹ پہنچے یہاں پہلے سال دونوں نے مل کر اردو زبان سیکھی مشنری کاموں میں بھر پور حصہ لیا۔ پیٹرسن تو گجرات چلے گئے۔ ''ٹیلر'' سیالکوٹ میں رہ گئے۔ امریکن مشن سکول کی جگہ سکاچ مشن کا ایک سکول قائم کیا 1866ء میں ''ٹیلر'' بیمار ہوگئے تندرست ہو نے پر پھر مشنری کاموں میں حصہ لینے لگے۔ لیکن ہندستان کی آب و ہوا ان کو راس نہ آئی۔ بیماری نے پھر حملے کئے۔ صحت جواب دینے لگی۔ وطن واپسی کا ارادہ کیا 1867ء میں سکاٹ لینڈ چلے گئے کئی ماہ بیمار رہنے کے بعد مارچ 1868ء میں انتقال کر گئے مرنے سے دو روز قبل آنجہانی نے سیالکوٹ جانے کا خیال ظاہر کیا تھا تا کہ وہ وہاں مقامی زبان یعنی اردو میں تبلیغ کر سکے۔ ''جان ٹیلر'' کی یاد میں ٹیلر میموریل ڈسٹرکٹ سکیم کے تحت 1868ء میں موضع ملیانوالہ قلعہ سیالکوٹ میں پہلا سٹیشن قائم کیا تھا۔ (صفحہ 218-219)

''سکاچ مشن نے ریورنڈ پیٹرسن اور ''جان ٹیلر'' کو 1859ء کے آخر میں ہندوستان روانہ کیا جنوری 1860ء میں وہ بمبئی پہنچے ماہ فروری میں اسماعیل کے ہمراہ کراچی پہنچے کراچی میں دو ہفتہ قیام کرنے کے بعد ملتان کے راستہ 16 مارچ کو لاہور پہنچے دو روز بعد تینوں سیالکوٹ پہنچ گئے۔ سال کا زیادہ حصہ دونوں مشنریوں نے ایک منشی کی مدد سے عوام کی زبان اردو سیکھنے میں صرف کیا''۔

(صفحہ 65)

'' 1867ء میں ''ٹیلر'' سکاٹ لینڈ چلا گیا''۔

(صفحہ 66)

'' سیالکوٹ وزیر آباد گجرات ڈسکہ اور چمبہ کے مشن مراکز کو ایک بورڈ کنٹرول کرتا تھا جو 29 جولائی 1861 کو سیالکوٹ میں قائم ہوا...... 1867ء میں بورڈ کے ممبران یہ تھے۔

چیئرمین: ای۔اے پرنسپل سیٹلمنٹ کمشنر، ممبران: ریورنڈ ٹگ ڈریبان، چپلین: ریورنڈ ویسم فرگوشن، چمبہ: ریورنڈ رابرٹ پیٹرسن، گجرات: ریورنڈ ''جان ٹیلر'' سیالکوٹ سیکرٹری اور خزانچی''۔

(صفحہ 67)

''سکاٹ لینڈ سے سکاچ مشن کے صدر دفتر سے دو مشنری دوبارہ بھیجے رابرٹ پیٹرسن اور ''جان ٹیلر'' مارچ 1859 میں سیالکوٹ آئے''۔

(صفحہ 83)

'' 1869ء میں مس سمتھ مستعفی ہوگئیں اس موقع پر مرحوم ''ریورنڈ ٹیلر'' کی بیوہ نے اپنی خدمات پیش کیں شروع میں ''مسز ٹیلر'' نے اس کا چارج اپنے ہاتھوں میں لے لیا''۔ (صفحہ 106)

''مارچ 1860 میں سکاٹ لینڈ سے دو مشنری ریورنڈ ''جان ٹیلر'' اور ریورنڈ رابرٹ پیٹرسن سیالکوٹ آئے انہوں نے آتے ہی تھامس ہنٹر کی یاد میں ایک چرچ تعمیر کرنے کے لئے حصول اراضی کی کوشش شروع کر دی''۔ (صفحہ 106)

''مارچ 1860ء میں پیٹرسن اور ''ٹیلر'' جب سیالکوٹ آئے تو انہوں نے آتے ہی ہنٹر میموریل چرچ کے لئے قطعہ اراضی حاصل کر لیا 1866ء میں یہ چرچ تعمیر ہوا۔ مقامی مسیحی لوگ اس میں عبادت کرنے لگے''۔ (صفحہ 215)

''رابرٹ پیٹرسن 1836-1920''

ان کے والد کا نام الیگزنڈر پیٹرسن تھا۔ رابرٹ پیٹرسن 16 نومبر 1836ء کو ایسٹ کلبرائڈ میں پیدا ہوئے۔ بی اے تک تعلیم حاصل کی۔ حصول تعلیم کے بعد سکاچ مشن میں شامل ہوگئے ''جان ٹیلر'' کے ہمراہ 18 مارچ 1860ء کو سیالکوٹ آئے یہاں مشن کی شاخ قائم کی سیالکوٹ سے 29 مارچ 1860 کو آپ نے پہلا خط اپنے صدر دفتر سکاچ لینڈ تحریر کیا اس میں اپنے سفر کی مکمل روداد تحریر کی۔ پیٹرسن نے مولوی سید میر حسن کو سکاچ مشن میں بطور استاد ملازمت دی تھی''۔ (ص 224-225)

''جنوری 1860ء میں اسمٰعیل بمبئی میں موجود تھا خیال ہے کہ وہ اپنے عزیز و اقارب کو ملنے گیا ہوگا کیونکہ ہنگامہ آزادی کی ...... نے اسے ہلا کر رکھ دیا بمبئی میں اسے سکاچ مشن کے مشنری ''جان ٹیلر'' اور رابرٹ پیٹرسن ملے''۔

(صفحہ 236)

جان کا خط محررہ 10 مارچ 1860ء از ملتان:۔

TO THE REV .JAMES CRAIK D.D GLASGOW.

(Page 394)

رابرٹ پیٹرسن کا خط محررہ 29 مارچ 1860 از سیالکوٹ:۔

جس میں جان **ٹیلر** اور پیٹرسن کے ملتان سے سیالکوٹ پہنچنے کے سفر کی روئیداد ہے کے اقتباسات

When Mr.**Taylor** Wrote You last ,we reached Mooltan and were with in sight has it were of our destination......

In the evening Mr.**TAYLOR** preached to Presbytarians and other in a building formerly employed has an hospital for the native regiment......

The rent is sixty rupees a month the half of which i expect will be paid from the Mission funds Mr.**Taylor** has taken an adjoining bungalow. (Page 395)

سیالکوٹ اور گجرات مشن کی رپورٹ 1867ء:۔

جس میں چار دفعہ جان **ٹیلر** ایم اے کا نام ملتا ہے

TWO MISSIONARIES REV ROBERT PATERSON B.A,JOHN **TAYLOR** M.A......

But the commitee Deaply Regrets to learn By a letter recently received from Mr.**TAYLOR** that in consequence of a second attack of a disease the result of unavoidable exposure in camp During winter He is anxious to be relieved from duty and proposes to leave India in January or february 1867 whether Mr.**Taylor** may return to india or remain at home is at present uncertain....

September 1864 since that time in the word of the Rev J.**Taylor** and R.paterson of church of scott missoin have opened a school in the city....(Page 401)

Vide letter of more recent date from Rev.John **Taylor** M.A.Printed on an Appendix. (Page 402)

7- شمس العلماء مولوی سید میر حسن (حیات وافکار) از ڈاکٹر سید سلطان محمود حسین ناشر اقبال اکادمی پاکستان

سکاچ مشن کے مشنری مسٹر پیٹرسن (Paterson) تھے۔ جنہوں نے ریورنڈ ٹیلر کے ساتھ مل کر 1857ء کے بعد سکاچ مشن سیالکوٹ کا انتظام سنبھالا تھا۔ پیٹرسن نے میر صاحب (سید میر حسن) کو سکاچ مشن میں ملازم رکھ لیا اور بطور مدرس السنہ شرقیہ سکاچ مشن وزیر آباد تعینات کر دیا۔

(صفحہ 34)

ریورنڈ رابرٹ پیٹرسن کی تعلیمی قابلیت بی۔ اے

تھی سکاچ مشن کے تحت مشنری کی حیثیت سے 18 مارچ 1860ء کو کراچی کے راستہ جان ٹیلر کے ساتھ سیالکوٹ پہنچے پہلے سال انہوں نے اردو سکھی۔سیالکوٹ کے علاوہ گجرات میں بھی مئی 1865ء میں مشن کی شاخ کھولی۔

(صفحہ 41)

8-صلیب کے علمبرداراز پادری برکت اللہ ایم اے:۔

جنوری 1863ء میں لاہور میں پنجاب کی پہلی جنرل مشنری کا اجلاس منعقد ہوا......ان میں پادری فرنچ جان نیوٹن ۔پادری پروس۔ پادری کلارک پیٹرسن ۔پادری ٹیلر جیسی بزرگ ہستیاں شامل تھیں۔ (صفحہ 118)

9-A HISTORY OF THE FOREIGN MISSIONS OF THE CHURCH OF SCOTLAND BY THE REV ROBERT W.WEIR M.A

EDIN ,BURGH R & R CLARK LTD 1900

"The Rev T.Hunter......10 JULY 1857 were murdered by mutineers in the great Mutiny,How his memory was revered by the Europeans who know him there,How as of old the blood of the martyrs became the seed of the Church,How in the 1859 the Rev .J.**Taylor** and the Rev.R.Paterson(Now minister of Glassford)went to sialkot ,How a Hunter Memorial Church was built there ,and How these mission had begun to give promise of its future Success even in 01-08-64. (Page 65)

مصنف نے یورپین مشنریز کی ایک فہرست بھی دی ہے جو سکاچ مشن کے تحت ہندوستان میں خدمت کرتے رہے ہیں ان مشنریز کی فہرست میں جان ٹیلر کا نام 32 نمبر پر ہے۔

The list of European Missionaries who have served under the foreige mission committee.

JOHN **TAYLOR** ORDAINED AS MISSIONARY TO SIALKOT 01-08-59 SERVED TELL HIS DEATH IN 01-08-68. (Page 184)

VISION & ACHIEVERMENT 1796-1956

10-A HISTORY OF THE FOREIGN MISSIONS OF THE CHURCHES UNDER IN THE CHURCH OF SIALKOT

EHZABEYTH G.K HAWAT BD ,Ph.D.FOREWORD BY REV JOHN BALLIE

But the Church of Scotland was determined that in this case as in so many other,the blood of the martyrs should be the seed of the Church. Two years latter,two new volunteers,both from Glasgow University,came to sialkot,once again,as in Hunter case,accompanied by Mohamet. (Page:115)

11- **A Social History of Christianity**

North-west India Since 1800 By John C.B Webster **Printed By: OXFORD UNIVERSITY PRESS**

Although the missons retained their solidly urban base throughout this period,they did pay greater attention to rural evangelism than they had previously.An example of this was John **Taylor**,a Church of Scotland missionnary,who reported on a tour of over 200 villages between November 1865 and March 1866.He would go to the centre of each village and try to attract an audience.

I avoid as much as possible anything controversial,and give a plan Outline of the Gospel, showing its adaptation to the wants of sinners .In most places the people listen attentively,make no objections,and even promise seriously to consider the claims of Christianity.In other places where the Mohammedan element prevails,if there be a moolvie in the village he is generally summmoned to confront the padre with a few old but oft-repeated.

Taylor saw himself 'sowing the seed'and during that lengthy tour found only two people,a Brahmin and a Sikh faqir,among whom is might take root.The problem was that such itinerating could not and did not produse the kind of sustained contact necessary for the Christian message to have a lasting effect,even if its initial presentation in a village did produce constructive discussion and the evangelist left some Christian Literature behind for the literate to ponder.In 1866,**Taylor** proposed a 'district scheme'according to which catechists and scripture readers would be placed in villlages about ten or twelve miles apart,'The people would have more frequent oppartunities of hearing and above all of seeing the truth in the character and conduct of native Christians.With itineration of five month in the year we can only overtake the whoe district in three or four season.**Taylor** died a few years later at the age of thirty and his scheme was implemented soon afterwards with money from a fund established in his memory.

As the description of **Taylor**'s tour indicates,no special groups in rural Punjab were 'targeted'for special attention and none proved to be unusually 'receptive'. (Page :105-106)

اس سارے واقعہ کو ذرا گہری نظر سے دیکھنے کی ضرورت ہے کہ سید میر حسن صاحب کو یہ بیان تحریر کرتے ہوئے پادری ''ٹیلر'' کا نام لکھنے میں غلطی لگی ہو اور وہ ''ٹیلر'' کی بجائے ''بٹلر'' لکھ گئے ہوں یا ہوسکتا ہے کہ ان کی شکستہ تحریر کو پڑھنے والے نے ''ٹیلر'' کی بجائے ''بٹلر'' پڑھا ہو کیونکہ ''ٹ'' دونوں ناموں میں مشترک ہے اور نیچے ''ے'' کے دو نقطوں کی بجائے ایک نقطہ ڈالا گیا ہو جس سے پڑھنے والے نے ''ٹیلر'' کو ''بٹلر'' پڑھا ہو۔یہ کتابت کی غلطی ہے اس لئے بٹلر کی بجائے اصل نام ''ٹیلر'' کر دینا ہی درست ہے۔

جہاں تک تاریخی شواہد کا سوال ہے ۔ 1864ء تا 1868ء کے دور میں عیسائیوں کے لٹریچر اور رپورٹ میں ''بٹلر'' نام کے کسی پادری کا ذکر نہیں ملتا البتہ 1864 تا 1868ء کے دور میں ''پادری جان ٹیلر ایم اے'' کا نام ہی ہر جگہ ملتا ہے

خاکسار کی رائے میں پادری ''بٹلر'' کی بجائے اصل نام ''پادری جان ٹیلر'' ہی ہے جو غلطی سے بٹلر پڑھا اور لکھا جانے لگا ہے۔

جس ڈپٹی کمشنر نے ''پادری جان ٹیلر'' سے کچہری میں آنے کا سبب پوچھا تھا اس ڈپٹی کمشنر کا نام میجر آر ٹی ڈبلیو مرسر تھا۔موصوف یکم اکتوبر 1865ء سے 12/ مارچ 1869ء تک سیالکوٹ کے ڈپٹی کمشنر رہے ۔یہ یکم اپریل 1867ء یا یکم جون 1867 دو ماہ کی رخصت پر رہے۔ اس دوران جے پیپل گرفن قائم مقام ڈپٹی کمشنر تھے۔

مکرم محمد ابراہیم چوہدری صاحب

(وقف عارضی کی برکات کا ایک پہلو)

لندن سے زیورخ اور پیرس کا سفر

ایفل ٹاور، ڈزنی لینڈ، ملٹری میوزیم اور دوسرے تاریخی مقامات کی سیر

خاکسار تین چار سال سے چھ ہفتوں کی وقفِ عارضی پر لندن سے زیورخ (سوئٹزرلینڈ) حاضر ہو رہا ہے۔ میرے بیٹے عزیز محمد بشیر اور ان کی بیگم عزیزہ فوزیہ بشیر کی ہمیشہ یہ خواہش ہوتی ہے کہ اباجان جب بھی ہمارے پاس آئیں تو ہم ان کے ساتھ مختلف ممالک اور مشہور جگہوں پر سیر کے لئے جائیں۔ چنانچہ اس سال جب زیورخ میں وقف عارضی کے لئے گیا تو جماعتی کاموں کی سرانجام دہی کے ساتھ ساتھ پانچ دن کیلئے میرے بیٹے اور بہو نے اپنے بچوں کے ساتھ فرانس جانے کا پروگرام بھی بنالیا۔

چنانچہ ہم 30/اپریل 2012ء کو زیورخ سے پانچ دن کیلئے بذریعہ کار روانہ ہوئے اور Basel، Epenat، Nancy اور Proys سے ہوتے ہوئے سات گھنٹے کی ڈرائیو کے بعد پیرس پہنچے۔ رہائش کا مسئلہ جماعت فرانس نے حل کر دیا۔ ملک فرانس میں بہت ساری جگہیں دیکھنے والی ہیں کسی کا خود پیرس پہنچ جانا اور وہاں کی رنگینیوں سے لطف اندوز ہونا ایک عجوبہ سے کم نہیں۔ بعض دوستوں کے مشورہ سے پہلے دن Disney Land دیکھنے کا فیصلہ ہوا۔ Disney Land Road پیرس سے ستر (70) کلومیٹر کے فاصلے پر ایک ایسی جگہ ہے جہاں پر مردوں، عورتوں اور بچوں کیلئے یکساں طور پر دلچسپی کے سامان اور انسان کو حیرت میں ڈال دینے والی رنگینیوں کا مجموعہ ہے۔ یہ دراصل Mr. Walt Disney کی ایک جگہ کا خواب تھا جو بچوں اور ان کے والدین کیلئے یکساں دلچسپی کا موجب ہو۔ اس کو پانچ حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے جن میں مختلف قسم کے جھولے، ٹرین کے ذریعے اس کے مختلف حصوں کی سیر (اس ٹرین کا انجن بھاپ سے چلنے والی پرانی طرز کا انجن ہے مگر نہایت خوبصورت) مختلف پارک، کھانے پینے کیلئے ریسٹورنٹ، کارٹون بنام Duffey Mouse اور Mickey Mouse، Shoping Centre اور بہت سی دلچسپی کے سامان ہیں۔

اوپر میں نے دو کارٹونز کا ذکر کیا ہے یہاں دراصل دو چھوٹے لڑکوں کو کارٹونز بنا کر کھڑا کیا گیا ہے ان کی زیارت، ان سے ملاقات، ان سے عورتوں مردوں اور بچوں کا بغلگیر ہونا، ان کے ساتھ فوٹو کھنچوانا اور ان کی دست بوسی حیرت میں ڈال دیتی ہے۔ زیارت اور ملاقات کرنے والوں کی اتنی لمبی لمبی قطاریں جو دھوپ میں ان کو گھنٹوں کھڑے ہو کر انتظار کروائیں، ان کو تھکا دیں مگر اشتیاق ہے کہ بڑھتا ہی جائے اور شرک کی حد تک ان کو پہنچا دے۔ ہم صبح سے شام تک اس دنیا میں گم رہے تھکاوٹ بھی بہت تھی مگر دلچسپیوں کا عالم یہ تھا کہ یہ بھی دیکھ لیں اور وہ بھی دیکھ لیں۔ شام کو مشن واپسی ہوئی۔

اگلے روز آئیفل ٹاور (Eiffel Tower) جانے کا پروگرام بنا۔ یہ دنیا کا تیسرا اونچا ٹاور ہے۔ پہلا ٹاور 828 میٹر بلند ہے جو دبئی (عرب امارات) میں ہے۔ دوسرا ٹاور 443 میٹر بلند ہے جو نیو یارک (امریکہ) میں واقع ہے۔ تیسرا یہ مذکورہ ٹاور 324 میٹر بلند ہے جو پیرس (فرانس) میں واقع ہے۔

پیرس میں واقع اس ٹاور پر سیڑھیوں کے راستے بھی چڑھا جا سکتا ہے اور lift کے ذریعے بھی۔ ٹاور کی سیڑھیوں کی تعداد 643 ہے۔ اس کی تین منزلیں ہیں۔ ٹاور کی اوپر والی منزل سے پیرس شہر کا نظارہ بہت بھلا دکھائی دیتا ہے۔ اوپر سے نیچے دیکھا جائے تو دل میں ہول سا پڑتا ہے۔ نیچے پھرتے ہوئے لوگ بالشت بھر دکھائی دیتے ہیں۔

ٹاور کی پہلی منزل میں The tower in figures کے عنوان سے ایک بورڈ لگا ہوا ہے۔ جس کے مطابق

1- 50 انجینئرز، آرکیٹکٹس اور ڈرافٹس مین نے اس کے بنانے میں حصہ لیا۔

2- یہ ٹاور لوہے کا بنا ہوا ہے۔ جس کا وزن دس ہزار ٹن ہے۔

3- اس کی بلندی 324 میٹر ہے۔

4- 500 سے زائد مزدوروں نے اس کی تعمیر میں حصہ لیا۔

5- اس کی تعمیر 1887ء میں شرع ہوئی اور تکمیل 31 مارچ 1889ء ہوئی۔

ایفل ٹاور پر سیڑھیوں سے چڑھنے کے بعد میں تو تھک گیا اور اس پہلی منزل پر لکھی ہوئی معلومات لکھنے میں مصروف ہو گیا مگر ہمارے قافلے کے بعض ممبرز عزیزہ فوزیہ اور عزیزم سفیر احمد نے اپنا سفر جاری رکھا اور ٹاور کی آخری منزل تک پہنچنے میں کامیاب ہو گئے۔ آخری منزل سے پیرس شہر کا نظارہ کرنے کے بعد پہلی منزل پر ہم سے آملے اور ہم سب لفٹ کے ذریعے نیچے آگئے۔

ٹاور کے احاطہ سے باہر آئے تو پیرس ٹرانسپورٹ کے باہر عملہ کے ارکان بروشر (Brocher) تقسیم کر رہے تھے جس میں ٹرانسپورٹ بس سروس کی تفصیلات تھیں جس میں بتایا گیا تھا کہ بس میں سوار ہو کر پورے پیرس کی سیر کی جا سکتی ہے ٹکٹ ایک دن کیلئے بھی تھا مگر دو دن والا نسبتاً زیادہ بہتر تھا۔ چنانچہ ہم نے دو دن والے چار ٹکٹ خریدے۔ بس کی دو منزلیں تھیں۔ اوپر والی منزل کھلی تھی۔ پہلے دن چونکہ سردی زیادہ تھی اس لئے ہم نیچے والی منزل (جس میں ہوا بھی نہ تھی اور Heating بھی تھی) میں بیٹھے اور دوسرے دن دھوپ نکلی ہوئی تھی سردی بھی نسبتاً کم تھی۔ ہم نے اوپر والی منزل سے شہر کا نظارہ کیا تھا۔ سڑکیں صاف ستھری اور کھلی کھلی تھیں بہار کا موسم تھا اس لئے درخت باڑیں (hedges) جو سردی کے موسم میں ٹنڈ منڈ ہو جاتے ہیں اپنی نئی شاخیں اور چکنے چکنے پات نکالے ہوئے نہایت سرسبز وشاداب اور فرحت بخش تھے۔ پھول جگہ جگہ اپنے جوبن پر تھے پھولوں کے تو یہ سب ہی بہت رسیا ہیں مگر یہ پیرس جو دنیا بھر میں مرجع خلائق ہے اور رنگا رنگ پھولوں سے اور بھی دیدنی تھا۔

یہ بس مشہور مشہور جگہوں اپنی دھیمی رفتار کے ساتھ اپنے مسافروں کو لئے پھرتی تھی۔ یہ بھی سہولت تھی کہ جس جگہ کو آپ زیادہ تفصیلی طور پر دیکھنا چاہیں وہاں بس سے اتر جائیں اور دیکھنے کے بعد پھر اس کی اگلی بس میں سوار ہو جائیں بس کا یہ نظام صبح 8 بجے سے شروع ہو کر رات 9 بجے تک رہتا ہے۔ اس لئے جی بھر کر مختلف جگہوں کا نظارہ کیا جا سکتا ہے۔ ہم نے بھی اس کا خوب فائدہ اٹھایا۔ شہر کے وسط میں ایک بہت بڑا اور بلند یادگار دروازہ بنایا گیا ہے جس کا نام ARCDETRIOMPHE ہے۔ اس دروازہ کے اندر کی طرف اور باہر کی دیواروں پر انقلاب فرانس اور نپولین کے بہادر جنگجوؤں کے مجسمے کندہ کئے گئے ہیں۔ وہ لوگ جو مختلف ممالک سے آتے ہیں اس کی زیارت کرتے نظر آتے ہیں۔ یہ بات تسلیم کرنی پڑے گی کہ یہ لوگ اپنے بہادروں اور ملک کی حفاظت کرنے والے مشاہیر کی یاد تازہ رکھتے ہیں اور دل کھول کر ان کی بہادری کی داد دیتے ہیں۔ ہم نے بھی اس دروازہ کا تفصیلی معائنہ کیا۔ ٹریفک کے حادثات سے بچنے کیلئے اس دروازہ کے نیچے سے دوسری طرف نکلنے کیلئے راستہ بنایا گیا ہے۔

دوسرے دن بھی ہم نے یہ سفر جاری رکھا اور آج دوسرے اہم مقامات کے علاوہ فرانس کا ملٹری میوزیم بھی دیکھا، جو تین چار منزلہ ہے۔ اسے دراصل توپ خانہ اور آرمی میوزیم کے طور پر 1905ء میں قائم کیا گیا تھا جو پہلے پہل مشہور نیشنل ہوٹل کے طور پر تھا۔ اس میں نپولین کا مقبرہ ہے پرانے وقتوں سے یہ آرمی اور توپ خانہ کے ان ہتھیاروں سے مزین تھا جو انقلاب فرانس کے دوران استعمال ہوئے اور بیسویں صدی تک ان کی نمائش ہوتی رہی۔ یہ میوزیم یقیناً پیرس کی ایک نہایت اہم جگہ پر واقع ہے جو دراصل بادشاہ لوئیس چہاردہم (King Lois XIV) کے حکم پر ہسپتال کے طور پر اور معذور سپاہیوں کے گھروں کے طور پر تعمیر کروایا گیا۔

بعد میں اسے بہت سے سالوں کی اصلاحات کے بعد جسے Athens Project کا نام دیا گیا اور اسے جنگ عظیم دوئم کی یادوں تک وقف کر دیا گیا۔ فرانس کے سابق صدر جنرل ڈیگال نے اسے آزاد اور جنگ فرانس کے مخصوص حصوں تک وسیع کر کے جون 2000ء میں سرکاری طور پر اس کا افتتاح کیا۔ اس میں بہت سے جنگی ہتھیار، توپ خانہ، وردیاں، ٹینکر، جھنڈے، paintings، تمغہ جات، احکامات اور فوجی تشریحات نمائش کیلئے رکھے گئے ہیں۔ قریباً ایک لاکھ پچاس ہزار مختلف چیزیں پیش کی گئی ہیں۔ یہ دنیا کے ایک بہت بڑے فوجی اور تاریخی میوزیم کے طور پر جانا جاتا ہے اور فوجی ہتھیاروں، ٹینکر اور فوجی وردیوں کا نفیس ترین مجموعہ ہے۔ دنیا بھر کے سیاحوں کو جب وہ چھٹیوں میں پیرس آئیں یہ مشورہ دیا گیا ہے کہ وہ پیرس کے نوادرات دیکھنے کے ساتھ اس میوزیم کی سیر کو ضرور اپنے پروگرام میں شامل کریں۔ یہاں سیاحوں کیلئے بہت سی سہولتیں مہیا کیگئی ہیں۔ جن میں کار پارک، کلوک روم اور کیفے ٹیریا، بک شاپ (Book Shop) اور تحائف کی دوکان شامل ہیں اور یہ میوزیم سارا سال کھلا رہتا ہے۔

ہم نے جی بھر کر ایک ایک چیز کو دیکھا اور یہ تاثر بڑی شدت سے ابھرا کہ یہ قومیں اپنے مشاہیر اور ان کے ساتھیوں جنہوں نے اپنے ملک کی سرحدوں کی حفاظت میں نمایاں خدمات سرانجام دیں اور اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا ہمیشہ زندہ رکھتی ہیں۔

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20،15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

15/اکتوبر 2012ء

12:35 am Beacon of Truth (سچائی کا نور)
1:30 am فوڈ فار تھاٹ
2:05 am دی پرنسز آف ٹریڈیشنل سکول آف آرٹس
2:50 am خطبہ جمعہ فرمودہ 12/اکتوبر 2012ء
4:00 am سوال و جواب
5:05 am عالمی خبریں
5:20 am تلاوت قرآن کریم
5:35 am درس حدیث
5:50 am گلشن وقف نو
7:05 am فوڈ فار تھاٹ
7:40 am خطبہ جمعہ فرمودہ 12/اکتوبر 2012ء
8:55 am ریئل ٹاک
9:55 am لقاء مع العرب
11:05 am تلاوت قرآن کریم
11:15 am درس سیرت النبی ﷺ
11:35 am الترتیل
12:05 pm دورہ حضور انور غانا
12:50 pm بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:25 pm خلافت احمدیہ سال بہ سال
1:55 pm فرنچ پروگرام
3:00 pm انڈونیشین سروس
4:05 pm اردو میں ڈسکشن
4:30 pm The New Horizon of Science
5:00 pm تلاوت قرآن کریم
5:10 pm درس حدیث
5:35 pm الترتیل
6:05 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 12/اکتوبر 2012ء
7:00 pm بنگلہ سروس
8:05 pm اردو میں ڈسکشن
8:35 pm خلافت احمدیہ سال بہ سال
9:00 pm راہ ہدیٰ
10:30 pm الترتیل
11:00 pm عالمی خبریں
11:20 pm دورہ حضور انور غانا

16/اکتوبر 2012ء

12:05 am سائنس کے نئے افق
12:30 am ریئل ٹاک
1:35 am راہ ہدیٰ
3:10 am خطبہ جمعہ فرمودہ 12/اکتوبر 2012ء
4:05 am اردو میں ڈسکشن
4:35 am خلافت احمدیہ سال بہ سال
5:00 am عالمی خبریں
5:20 am تلاوت قرآن کریم
5:35 am ان سائیٹ
5:50 am الترتیل
6:20 am دورہ حضور انور غانا
7:05 am خلافت احمدیہ سال بہ سال
7:25 am کڈز ٹائم
8:00 am خطبہ جمعہ فرمودہ 12/اکتوبر 2012ء
9:00 am اردو میں ڈسکشن پروگرام
9:30 am سائنس کے نئے موافق
9:50 am لقاء مع العرب
11:00 am تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:30 am یسرنا القرآن
12:00 pm جلسہ سالانہ جرمنی 2011ء
1:00 pm ان سائیٹ
1:15 pm گھریلو باغیچہ
2:00 pm سوال و جواب
3:00 pm انڈونیشین سروس
4:00 pm سندھی سروس
5:05 pm تلاوت قرآن کریم
5:15 pm ان سائیٹ
5:30 pm یسرنا القرآن
6:00 pm ریئل ٹاک
7:00 pm بنگلہ سروس
8:00 pm مشاعرہ
9:00 pm آنحضرت ﷺ کے بارے میں پیشگوئیاں
9:30 pm سیرت النبی ﷺ
10:05 pm فرنچ پروگرام
10:30 pm یسرنا القرآن
11:00 pm ایم ۔ٹی ۔اے عالمی خبریں
11:30 pm جلسہ سالانہ جرمنی 2011ء

17/اکتوبر 2012ء

12:30 am عربی سروس
1:35 am ان سائیٹ
2:00 am آنحضرت ﷺ کے بارے میں پیشگوئیاں
2:30 am گھریلو باغیچہ
3:15 am سیرت النبی ﷺ
4:00 am سوال و جواب
5:00 am ایم ۔ٹی ۔اے عالمی خبریں
5:15 am تلاوت قرآن کریم
5:25 am درس حدیث
5:50 am یسرنا القرآن
6:20 am جلسہ سالانہ جرمنی 2011ء
7:15 am فرنچ سیکھئے
7:55 am گھریلو باغیچہ
8:30 am آنحضرت ﷺ کے بارے میں پیشگوئیاں
9:10 am سیرت النبی ﷺ
9:55 am لقاء مع العرب
11:00 am تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:45 am الترتیل
12:00 pm جلسہ سالانہ جرمنی 2011ء
1:00 pm ریئل ٹاک
2:05 pm سوال و جواب
3:00 pm انڈونیشین سروس
4:00 pm سواحیلی سروس
5:15 pm تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
5:45 pm الترتیل
6:05 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 12 جنوری 2007ء
7:15 pm بنگلہ سروس
8:20 pm فقہی مسائل
8:55 pm کڈز ٹائم
9:30 pm فیتھ میٹرز
10:35 pm درس مستجاب
11:00 pm الترتیل
11:20 pm ایم ۔ٹی ۔اے عالمی خبریں
11:40 pm جلسہ سالانہ جرمنی 2011ء

ربوہ کے مضافات میں پلاٹس کے خریداران متوجہ ہوں

﴾ ربوہ کے مضافات میں جن احباب کے پلاٹس ہیں ان سے گزارش ہے کہ اپنے پلاٹس پر قبضہ کرنے کیلئے چار دیواری اور کم از کم ایک کمرہ تعمیر کریں۔ جو احباب مضافاتی کالونیوں میں اپنے پلاٹ کی خرید و فروخت کسی پراپرٹی ڈیلر یا ایجنٹ کے ذریعہ کرنا چاہیں تو ان سے درخواست ہے کہ وہ صرف منظور شدہ پراپرٹی ڈیلر کی معرفت تحریری سودا کریں اور سودا کرنے سے قبل پراپرٹی ڈیلر کا اجازت نامہ ضرور چیک کرلیں۔

(صدر مضافاتی کمیٹی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

عطیہ خون خدمت خلق ہے

اطلاعات و اعلانات

نکاح

﴾ مکرم صفیہ بشیر سامی صاحبہ تحریر کرتی ہیں۔

میری نواسی مکرمہ شامہ صدف مقصود صاحبہ کے نکاح کا اعلان مورخہ 29 جولائی 2012ء کو بیت الفضل لندن میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی موجودگی میں محترم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب امام بیت الفضل لندن نے مکرم ثاقب عزیز صاحب ابن مکرم عبدالعزیز صاحب مرحوم شارجہ کے ہمراہ دس ہزار پونڈ حق مہر پر کیا۔ نکاح کے اعلان کے بعد حضور انور نے دعا کروائی۔ دلہن مکرمہ گوہر مقصود لبنیٰ عالیہ صاحبہ سابقہ نائب جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ یوکے کی بیٹی اور مکرم بشیر الدین احمد سامی صاحب مرحوم کی نواسی اور مکرم چوہدری عطاء اللہ صاحب مرحوم شیخ پور گجرات کی پوتی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت کرے، نیک تمنائیں پوری کرے اور ہمیشہ اپنے فضلوں اور رحمتوں سے نوازے۔ آمین

درخواست دعا

﴾ مکرم رحمت اللہ صاحب بندیشہ مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔

میری بھتیجی مکرمہ عندلیب طارق صاحبہ بنت مکرم طارق سفیر صاحب 261 رب ادھووالی ضلع فیصل آباد الائیڈ ہسپتال میں یرقان اور معدہ کے مسئلہ کی وجہ سے داخل ہے۔ بچی کی عمر 11 دن ہے اور پیدائش کے دن سے ہی بیمار ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مریضہ کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا کرے اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

﴾ مکرم ڈاکٹر عبداللطیف سمیع صاحب لاہور کی اہلیہ محترمہ ڈاکٹر فرحانہ لطیف صاحبہ کے دل کا آپریشن ہوا ہے۔ احباب جماعت سے شفا کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

﴾ مکرم نعیم احمد صاحب اٹھوال نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کے حصول کیلئے ضلع خانیوال اور ساہیوال کے دورہ پر ہیں۔ احباب جماعت و اراکین عاملہ، مربیان کرام اور صدران جماعت سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

خبریں

33فیصد پاکستانیوں کی زندگی غربت کی لکیر سے نیچے

پاکستان میں 5 کروڑ 87لاکھ افراد غربت کی لکیر سے نیچے زندگی گزار رہے ہیں، جو 18 کروڑ آبادی کا 33فیصد بنتے ہیں۔ مقامی تھنک ٹینک سٹین ایبل ڈویلپمنٹ پالیسی انسٹیٹیوٹ کی رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ تخفیف غربت کے حکومتی دعوؤں کے باوجود ایک تہائی آبادی غربت کی لکیر سے نیچے زندگی گزارنے پر مجبور ہے۔ رپورٹ کے مطابق پاکستان میں 20 فیصد غریب ترین اضلاع میں سے 16 بلوچستان اور 4 خیبر پختونخواہ میں ہیں۔ ضلع کوہستان شدید غربت کا شکار ہے۔ بلوچستان کی کل آبادی کا 52 فیصد، سندھ 33 فیصد، خیبر پختونخواہ 32 فیصد اور پنجاب کی کل آبادی کا 19 فیصد حصہ غربت کی لکیر سے نیچے رہ رہا ہے۔

(روزنامہ ایکسپریس 26 ستمبر 2012ء)

چھاتی کے کینسر کی چار بڑی قسموں کی جینیاتی تقسیم

نیویارک۔ سائنسدانوں نے چھاتی کے کینسر کی چار بڑی قسموں کی جینیاتی تقسیم کرلی ہے۔ سائنسی رسالہ نیچر میں شائع ہونے والی رپورٹ کے مطابق چھاتی کے کینسر کے ان چار بڑی قسموں میں ان جینیاتی عوامل کا بھی پتہ چلا لیا گیا ہے جو اس کینسر کا باعث بنتے ہیں۔ صرف امریکہ میں چھاتی کے کینسر سے 35ہزار خواتین ہر سال مر جاتی ہیں۔ سائنسدانوں کا کہنا ہے کہ نئی تحقیق کے نتیجے میں سامنے آنے والے نتائج سے کینسر کے علاج میں موثر ادویات بنانے میں مدد ملے گی۔

(روزنامہ "دنیا" فیصل آباد 24 ستمبر 2012ء)

موبائل فون کے استعمال میں اضافہ

دنیا کی 75 فیصد آبادی موبائل فون استعمال کر رہی ہے۔ ورلڈ بینک کی تازہ ترین سروے کے مطابق گزشتہ 12 سال کے دوران دنیا بھر میں موبائل فون استعمال کرنے والے افراد کی تعداد میں انتہائی سرعت سے اضافہ ہوا ہے اور 2000ء میں دنیا کی ایک ارب سے زائد آبادی کے پاس موبائل فون تھے۔ اس وقت دنیا کی 6ارب سے زائد آبادی موبائل فون رکھتی ہے۔ صرف گزشتہ سال موبائل استعمال کرنے والوں نے 30ارب سے زائد ایپلیکیشنز ڈاؤن لوڈ کی ہیں ورلڈ بینک کے مطابق ان 6ارب سے زائد موبائل فون رکھنے والے افراد میں سے 5ارب ان ترقی پذیر ممالک کے رہائشی ہیں جہاں لینڈ لائن کمیونیکیشن انفراسٹرکچر انتہائی مہنگا ہے اور مشکل سے ملتا ہے۔

عجائبات عالم

جزائر کک

بحرالکاہل پر تیرتے شفاف موتی

جنوبی بحرالکاہل میں 8 بڑے اور 7 چھوٹے پولی نیشن جزائر کا مجموعہ کک جزائر ہے۔ ان جزائر کو بحرالکاہل کے سینے پر تیرتے ہوئے خوبصورت موتیوں سے تشبیہہ دی جاتی ہے۔ چھوٹے بڑے یہ 15 جزیرے بحرالکاہل میں لگ بھگ 20لاکھ مربع کلومیٹر کے علاقے میں پھیلے ہوئے ہیں۔ یہ جزیرے آک لینڈ (نیوزی لینڈ) کے شمال مشرق میں 2600 کلومیٹر کے فاصلے پر ہیں۔ ان جزائر کا کل رقبہ 290 مربع کلومیٹر اور آبادی تقریباً 20ہزار ہے۔

بڑے جزیروں میں آئیو، منگایا، ماکے، مٹیارو، مانوئے، ٹاکوٹیا، راروٹونگا اور آٹوٹا ہیں۔ اس منفرد اور حیران کن اعداد و شمار رکھنے والے بہشت نما خطے کی اپنی حکومت اور زبان ہے البتہ ہر جزیرے کی ثقافت دوسرے سے یکسر مختلف ہے جو صدیوں سے رائج ہے۔ یہاں سالانہ 2لاکھ سیاح آتے ہیں۔

ان جزائر میں بارشیں کثرت سے ہوتی ہیں جو یہاں کی خوبصورتی اور رومانویت میں اضافے کا باعث بنتی ہیں۔ عام طور پر موسم خوشگوار رہتا ہے۔ بادل چھائے رہتے ہیں۔ نہ زیادہ گرمی پڑتی ہے اور نہ ہی شدید سردی۔ یہ مقام سیاحت کے حوالے سے جنت نظیر خطے کے طور پر جانا جاتا ہے۔ مقامی حکومت نے یہاں سیاحت کو صنعت کا درجہ دے رکھا ہے۔ ساحل سے کچھ فاصلے پر چھوٹے چھوٹے باغات بنائے گئے ہیں جنہیں بہت خوبصورت پھولوں اور پودوں سے آراستہ کیا گیا ہے۔ جگہ جگہ بلند عمارتیں، ریسٹورنٹ اور ہوٹل تعمیر کیے گئے ہیں۔

تاریخی حوالوں سے پتہ چلتا ہے کہ یہ جزائر آج سے دو ہزار سال قبل ہونے والی زمینی تبدیلی کے باعث وجود میں آئے تھے۔ ان جزائر کی سیاحت سب سے پہلے ہسپانوی اور پرتگالی جہازرانوں نے کی۔ 1773ء میں برطانوی بحری کپتان جیمز کک نے ان جزائر کو دریافت کیا اور انہیں Harvey Islands کا نام دیا۔ 1888ء میں کک جزائر کو برطانیہ نے حاصل کر کے اپنا زیر حفاظت علاقہ قرار دیا اور ان جزائر کو کیپٹن جیمز کک کے اعزاز میں کک جزائر کا نام دیا۔ 1901ء میں یہ جزائر نیوزی لینڈ میں شامل کر دیئے گئے۔

جزائر کک کے مغرب کی جانب ٹونگا اور ساموآ جبکہ مشرق کی جانب تاہیتی کے جزیرے ہیں۔ کک جزائر میں پہلا جدید انٹرنیشنل ایئرپورٹ 1970ء میں بنایا گیا تھا۔ آجکل نیوزی لینڈ حکومت ان جزائر سے پانی کے راستے فیری اور دیگر بحری ٹرانسپورٹ چلانے کے ایک بڑے منصوبے پر کام کر رہی ہے۔ یہ منصوبہ مکمل ہونے سے ان جزائر پر آنے والوں کیلئے نہ صرف کک آئی لینڈ بلکہ قریبی ممالک تک بھی رسائی ممکن ہو جائے گی۔

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

❁ مکرم منور احمد جہ صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کے حصول کیلئے سندھ کے دورہ پر ہیں۔ احباب جماعت وارا کین عاملہ، مربیان کرام اور صدران جماعت سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

❁ مکرم خالد محمود صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کیلئے نارووال اور سیالکوٹ کے اضلاع کے دورہ پر ہیں احباب جماعت وارا کین عاملہ اور مربیان کرام سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔ (مینیجر روزنامہ الفضل)

ربوہ میں طلوع وغروب 6/اکتوبر	
طلوع فجر	4:38
طلوع آفتاب	6:03
زوال آفتاب	11:58
غروب آفتاب	5:50

روحی
ڈپریشن کی مفید مجرب دوا
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434 -6211434

Ph:6212868
Res:6212867
خالص سونے کے زیورات
Mob: 0333-6706870
میاں اظہر احمد
میاں مظہر احمد
فینسی جیولرز
محسن مارکیٹ
اقصیٰ روڈ ربوہ

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
ہوزری، جنرل، دالیں، چاول اور مصالحہ جات کا مرکز
النور ڈیپارٹمنٹل سٹور
مہران مارکیٹ
اقصیٰ روڈ ربوہ
FREE HOME DELIVERY
پروپرائیٹر: رانا احسان اللہ خاں
047-6215227, 0332-7057097

افتتاح مورخہ 6/اکتوبر بروز ہفتہ صبح 9 بجے
اب ریلوے روڈ حسین مارکیٹ
افتتاح کے موقع پر شاندار سیل
تمام ورائٹی صرف -/245 -/145
نیو کامران شوز
ریلوے روڈ ربوہ

FR-10

فاتح جیولرز
www.fatehjewellers.com
Email:fatehjeweller@gmail.com
ربوہ فون نمبر: 0476216109
موبائل 0333-6707165

سمیع سٹیل ٹریڈرز
مینوفیکچرز اینڈ جنرل آرڈر سپلائرز
اعلیٰ قسم کے لوہے کی چوکھاٹ کا مرکز
ڈیلرز: G.P_C.R.C_H.R.C شیٹ اینڈ کوائل
طالب دعا: میاں عبدالسمیع، میاں عمر سمیع، میاں سلمان سمیع
81-A سٹیل شیٹ مارکیٹ لنڈا بازار لاہور
Mob:0321-9469946-0321-8469946
TeL:042-7668500-7635082

مغل بینکویٹ ہال
ایک نام | ایک معیار | مناسب دام
کھانوں کے اعلیٰ معیار اور بہترین سروس کی ضمانت دی جاتی ہے
کشادہ حال 350 مہمانوں کے بیٹھنے کی گنجائش
لیڈیز ہال میں لیڈیز ورکرز کا انتظام
پروپرائٹر محمد عظیم احمد فون: 6211412,03336716317